قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الزکوٰۃ قنطرۃ الاسلام
اپنا مال کیسے پاک کریں
زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے نقصان
تارکِ زکوٰۃ کا ایمان اور نماز قبول نہیں
زکوٰۃ کے متفرق و اہم مسائل
مصارفِ زکوٰۃ
Jamia Mahmoodia Gulshan e Jhang Shaheed
Jhang Sadar Pakistan
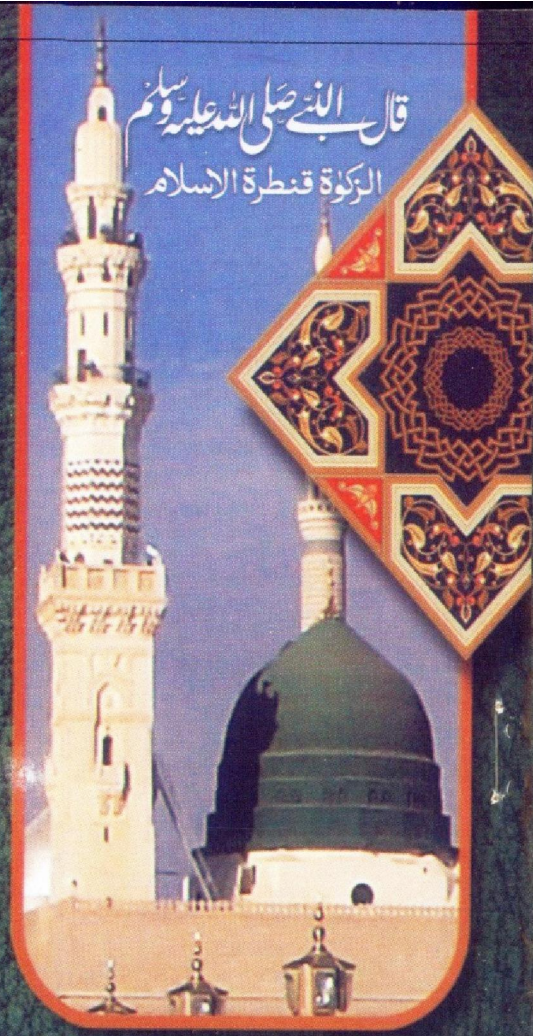
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنامال کیسے پاک کریں

اللہ تعالیٰ اور مخلوق خدا سے تعلق بنانے کا بہترین ذریعہ مستحقین پر صدقہ خیرات کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں پر خرچ کرنا علامت ایمان ہے۔قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب اور فضائل اتنے کثیر ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔انہیں میں سے اہم صدقہ اور زکوۃ ہے۔زکوۃ کا ادا کرنا اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے مشہور قول کے مطابق حق تعالیٰ نے کلام مقدس میں قریباً 82 جگہ کم وبیش نماز کے ساتھ زکوۃ کا حکم دیا ہے۔ان کے علاوہ بے شمار مقامات میں صرف زکوۃ کا حکم ہے۔

حدیث پیغمبر ﷺ ہے۔الزکوٰۃ قنطرۃ الاسلام (الحدیث)

ترجمہ: زکوۃ اسلام کا بڑا پل ہے۔یعنی زکوۃ کی ادائیگی اسلام کی حقیقت تک سہولت سے پہنچنے کا یا اللہ تعالیٰ کے دربار عالی تک پہنچنے کا پل ہے۔

زکوۃ ادا نہ کرنے کا نقصان

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ حطیم کعبہ میں تشریف فرما تھے کسی شخص نے تذکرہ کیا کہ فلاں آدمی کا بڑا نقصان ہوگیا ہے کہ سمندر کی موج نے اس کے مال کو ضائع کردیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنگل ہو یا سمندر کسی جگہ بھی جو مال ضائع ہوتا ہے وہ زکوۃ ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے۔اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کر کے ان کی حفاظت کرو اور ادائیگی صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کا علاج کرو۔

(کنزالعمال ص ۵۲۵ ج ۶)

زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال حلال ہوجاتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم

ترجمہ: کہ جو لوگ سونا اور چاندی کو خزانہ بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجیے۔

صحابہ کرامؓ پریشان ہوگئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس مشکل کو حل کروں گا یہ فرما کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یہ آیت لوگوں پر شاق گزر رہی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے تا کہ بقیہ مال کو عمدہ اور پاک بنا دے

(مشکوٰۃ)

معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہوجاتا ہے۔

تارک زکوٰۃ کی نماز قبول نہیں

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بھی نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

(کنز العمال، طبرانی، ترغیب)

تارک زکوٰۃ کا ایمان بھی قبول نہیں

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ

تعالیٰ تارک زکوٰۃ کا نہ ایمان قبول فرماتے ہیں نہ نماز۔

(کنز العمال ج ۶ ص ۲۹۸)

زکوٰۃ ادا نہ کرنا حلال مال کو برباد کر دیتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مال کے ساتھ زکوٰۃ کا مال مل جاتا ہے وہ اس مال کو حرام کیے بغیر نہیں رہتا۔

(مشکوٰۃ، بیہقی، کنز العمال)

مصارف زکوٰۃ

(۱)۔ فقیر (جو صاحب نصاب نہ ہو)

(۲)۔ مسکین (جس کے پاس کچھ نہ ہو لوگوں سے مانگ کر کھاتا ہو)

(۳)۔ عامل (زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والے)

(۴)۔ فک الرقاب (عقد کتابت والے غلام کی امداد کر کے اس کو آزاد کرانا)

(۵)۔ الغارمین (جس پر قرض کا بوجھ ہو اور وہ نصاب کا مالک نہ ہو)

(۶)۔ فی سبیل اللہ (ہر وہ شخص جو اطاعت الٰہی اور وجوہ خیر میں کوشش کرنے والا ہو مثلاً طلباء علوم دینیہ، مبلغین اسلام)

(۷)۔ ابن السبیل (وہ مسافر جس کا زادِ راہ ختم ہو گیا ہو)

(۸)۔ مؤلفۃ قلوبھم (اسلام میں مضبوطی کیلئے صدقات میں سے کفار کو کچھ دینا۔ یہ حصہ مؤلفۃ قلوب کا آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک تک تھا وفات کے بعد یہ حصہ ساقط ہو گیا)

زکوٰۃ کے بارے میں چند اہم مسائل

زکوٰۃ کی نیت:

جس وقت زکوٰۃ کا روپیہ کسی غریب یا مستحق کو دے اس وقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرے کہ میں زکوٰۃ میں سے دیتا ہوں اگر یہ نیت نہ کی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی دوبارہ دینا چاہیے اور جتنا دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

مقدار زکوٰۃ:

مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) زکوٰۃ میں دینا واجب ہے۔ یعنی سو روپے میں ڈھائی روپے اور چالیس روپے میں ایک روپیہ۔

ادائیگی میں تاخیر:

جب مال پر پورا سال گزر جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرے۔ نیک کام میں دیر کرنا اچھا نہیں اگر ایک سال ادا نہیں کی تو اگلے سال اکٹھی ادا کرے۔

(بہشتی زیور ص ۴۰۶)

سونے چاندی کا نصاب

جس کے پاس ساڑھے باون تولے (قریباً ۶۱۳ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے، سونا قریباً ۸۸ گرام ہو یا ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر رقم ہو اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گزرنے پر اسکی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(بہشتی زیور ص ۳۹۳)

۲ کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا ۴ ماہ یا چھ ماہ تک رہا پھر وہ گم ہو گیا دو تین ماہ کے بعد پھر مل گیا تب

بھی زکوٰۃ دینا واجب ہے

(بہشتی زیور ص ۳۹۴)

مقروض پر زکوٰۃ

کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے اور اتنی ہی رقم کا وہ مقروض ہے تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

(ایضاً ص ۳۹۴)

اگر کسی کے ذمے اتنا قرض ہے کہ صدقہ ادا کر کے ساڑھے باون تولے کی قیمت بچتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

(ایضاً ص ۳۹۴)

سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے

۱ سونے چاندی کے زیور برتن وغیرہ سب پر زکوٰۃ واجب ہے۔ چاہے پہننے کے ہوں یا بندر کھے ہوں اور کبھی استعمال نہ ہوتے ہوں۔

۲ اگر کسی کے پاس نہ سونے کی پوری مقدار ہے نہ چاندی کی بلکہ ملا بلا ہے تو دونوں کی قیمت ملا کر چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

۳ سونا اور چاندی اگر کھرا نہ ہو بلکہ اس میں کچھ کھوٹ ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر کھوٹ غالب ہو لو ہے پیتل کا حکم ہے اور اگر سونا چاندی غالب ہو تو سونا چاندی کا حکم ہے۔

(بہشتی زیور ص ۳۹۴)

قرض پر زکوٰۃ

اگر کسی کے ذمے تمہارا قرض ہو تو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

پیشگی زکوٰۃ ادا کرنا

اگر کوئی مالدار جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کردے اور اس کے سال پورا ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اور اگر مال دار نہیں بلکہ کہیں سے ملنے کی امید تھی۔ اس امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کردی تھی تو یہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

جب مال مل جائے اور اس پر سال گزر جائے تو پھر زکوٰۃ دینا چاہیے۔

(ایضاً ص ۳۹۸)

مال تجارت میں زکوٰۃ کا حکم

سونا چاندی کے علاوہ جتنی چیزیں ہیں تو ان کا حکم یہ ہے اگر اس سے کوئی شخص تجارت کرتا ہے تو دیکھا جائے گا کہ وہ سامان کتنا ہے اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جائے سال گزر جائے تو اس سامان تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر اتنا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں اگر وہ مال تجارت کیلئے نہیں تو زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

(ایضاً ص ۳۹۶)

نوٹ: مال تجارت اس مال کو کہتے ہیں جو تجارت کی نیت سے خریدا گیا ہو اور خریدنے کے بعد بھی تجارت کی نیت باقی ہو۔

تجارتی پلاٹ پر زکوٰۃ

اگر کوئی شخص تجارت کی نیت سے پلاٹ خریدے اور یہی نیت باقی رہے تو پلاٹ کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی دوسرے اموال تجارت کے ساتھ ملا کر اسکی زکوٰۃ بھی ادا کی جائے گی

اور اگر دوسرے اموال نہ ہوں تو بھی پلاٹ کی قیمت نصاب کے بقدر ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(بہشتی زیور ص ۳۹۹)

فکسڈ ڈپازٹ پر زکوٰۃ

بینک میں رقم جمع کرانے کا ایک طریقہ فکسڈ ڈپازٹ ہے۔ اسکی صورت یہ ہے کہ رقم کو بینک میں ایک مخصوص مدت تین پانچ یا سات سال کیلئے اس شرط پر رکھتے ہیں کہ مدت مقررہ سے پہلے یہ رقم ناقابل واپسی ہوتی ہے اس مدت کی تکمیل پر یہ رقم ایک مقررہ شرح سود کے ساتھ واپس مل جاتی ہے اس پر جو سود ملتا ہے وہ تو ناجائز اور حرام ہونے کی وجہ سے بلانیت ثواب صدقہ کرنا ضروری ہے اصل جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن اس کی ادائیگی وصولی کے ساتھ ہی واجب ہوگی وصول ہونے سے پہلے ادائیگی واجب نہیں جائز ہے، لہذا اگر وصولی سے پہلے کسی نے زکوٰۃ ادا کردی تو بھی ادا ہوجائے گی۔

(بہشتی زیور ص ۳۹۹)

مروجہ کمیٹیوں میں زکوٰۃ کا حکم

کمیٹی نکلنے کے بعد جو اقساط ادا کرنی ہیں وہ قرض ہے ان کی زکوٰۃ اس کے ذمے واجب نہیں ہوگی جو اقساط ادا کر چکا ہے وہ کمیٹی نکلنے کی صورت میں وصول ہو چکی ہیں ان کی زکوٰۃ بقیہ نصاب کے ساتھ واجب ہے۔

(خیر الفتاویٰ)

زکوٰۃ سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا

کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے زکوٰۃ سے بچنے کیلئے ایسا کرنا دگنا کفر ہے

اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔ جس نے غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا ہے اسکو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنا چاہیے۔ اور اگر دوسرے شخص نے اس پر عمل کیا تو زکوٰۃ بھی معاف نہ ہوگی بلکہ اس کو بھی تجدید نکاح ضروری ہوگی۔

(بنائے اسلام بحوالہ آپ کے مسائل ص ۳۴۳ ج ۳)

کیا زکوٰۃ ہر سال ہے؟

جس روپیہ اور زیور پر ایک سال زکوٰۃ دی جائے گی جب دوسرا سال پورا ہوگا پھر زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ ہر سال زکوٰۃ واجب الاداء ہوتی ہے۔ خواہ اس روپیہ سے کچھ نفع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

(بنائے اسلام بحوالہ فتاویٰ دار العلوم ص ۴۷ ج ۶)

کیا رمضان میں ہی زکوٰۃ دینا چاہیے؟

رمضان شریف کے علاوہ اور مہینوں میں اور دنوں میں زکوٰۃ دینا درست ہے۔ ادائے زکوٰۃ کیلئے کوئی مہینہ اور دن مقرر نہیں۔

(بنائے اسلام بحوالہ فتاویٰ دار العلوم ص ۲۷ ج ۶، ص ۱۰۰ ج ۶)

زکوٰۃ میں مہینہ کا اعتبار ہے یا تاریخ کا

زکوٰۃ کے حساب کیلئے تاریخ کا اعتبار ہے جس تاریخ کو سال پورا ہو جائے اسی تاریخ میں زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

(بنائے اسلام بحوالہ فتاویٰ دار العلوم ص ۵ ج ۶)

غیر مسلموں کی درس گاہوں میں زکوٰۃ دینا

غیر مسلموں کی درس گاہوں میں زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی زکوٰۃ مسلمان محتاج کو دینا ضروری ہے۔ (بنائے اسلام بحوالہ فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۴۸ ج ۶)

بینک وانشورنس کے انٹریسٹ پر زکوٰۃ

بینک وانشورنس پر جو انٹریسٹ ملتا ہے وہ تو سود ہے بسا اوقات جُوا بھی ہو جاتا ہے اور مال حرام ہے۔ مال حرام کو صدقہ کی نیت سے نہیں دیا جا سکتا۔ یہ کار ثواب نہیں ہے۔ اگر پورا نصاب زکوٰۃ مال حرام ہی ہے تو اس کے ذمہ زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس تمام کے تمام کو دے دینا ضروری ہے۔ پھر اس کے ایک حصہ میں زکوٰۃ واجب کرنے کا کیا حاصل؟

(مسائل رفعت قاسمی ص ۱۳۳)

بغیر اجازت کسی کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنا

اگر کسی نے اس کی اجازت کے بغیر اس کی طرف سے زکوٰۃ دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اگر چہ وہ منظور بھی کر لے لہذا دینے والا اس سے دی ہوئی رقم کا مطالبہ نہیں کر سکتا اگر وہ خود دے دے تو اسکی مرضی ہے۔

مدز کوٰۃ سے کلینک چلانا

دواخانہ میں مدز کوٰۃ اور قربانی کی کھالوں کا مصرف صرف یہ ہے کہ اس رقم سے دوائیں خرید کر مساکین کو مفت دی جائیں۔ اس مد سے ڈاکٹروں اور کارکنوں کی تنخواہیں مکان کا کرایہ تعمیرات وغیرہ پر خرچ کرنا جائز نہیں۔ اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(بہشتی زیور ص ۴۱۵)

قدرتی آفات سیلاب وغیرہ میں آفت زدہ لوگوں کی امداد مدّ زکوٰۃ سے کرنا صحیح ہے ۔بشرطیکہ یہ ظن غالب ہو کہ وہ لوگ مستحق زکوٰۃ ہیں۔یعنی ان کے پاس نصاب زکوٰۃ کے برابر کوئی چیز نہیں ان کو زکوٰۃ کی رقوم یا اشیاء کا مالک بنادیا جائے اگر ان کی ملکیت میں نہیں دیا بلکہ ویسے ان پر خرچ کیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔اسی طرح اگر کھانا بٹھا کر کھلا دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کھانے کو ان کی ملک میں دینا ضروری ہے۔پھر اگر وہ چاہیں تو اکٹھا بیٹھ کر کھائیں چاہیں تو ساتھ لے جائیں (ص ۴۱۵)

بینک میں جمع شدہ رقوم پر زکوٰۃ

بینک میں جمع شدہ رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے سال گزرنے پر دیگر اموال کے ساتھ ان کی زکوٰۃ بھی ادا کی جائے۔فکسڈ ڈپازٹ کے علاوہ دیگر اکاؤنٹس جن میں ہر وقت رقم نکلوانے کا اختیار ہوتا ہے ان کی وصولی کا انتظار نہ کرے۔

(بہشتی زیور ص ۳۹۹)

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ

پراویڈنٹ فنڈ میں جو رقم ملازم کی تنخواہ سے کاٹی جاتی ہے اور اس پر جو سالانہ یا ماہانہ اضافہ کیا جاتا ہے یہ سب ملازم کی خدمت کا وہ معاوضہ ہے۔جو ابھی اس کے قبضے میں نہیں آیا لہذا وہ محکمہ کے ذمے ملازم کا قرض ہے۔زکوٰۃ کے معاملہ میں فقہاء کرام رحمھم اللہ نے قرض کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں جن میں بعض پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بعض پر نہیں ہوتی۔وصول ہونے کے بعد ضابطہ کے مطابق زکوٰۃ واجب ہوگی۔

جس کی تفصیل یہ ہے:

ملازم اگر پہلے سے صاحب نصاب نہیں تھا مگر اس رقم کے ملنے سے صاحب نصاب ہو

گیا تو وصول ہونے کے وقت سے ایک قمری سال پورا ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ اس وقت تک یہ شخص صاحب نصاب رہے۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے مال خرچ ہو کر اتنا کم رہ گیا کہ صاحب نصاب نہ رہا تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اگر خرچ یا ضائع ہونے کے باوجود سال کے آخر تک مال بقدر نصاب بچا رہا تو جتنا بچ گیا صرف اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ جو خرچ ہو گیا اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

اگر یہ ملازم پہلے سے صاحب نصاب تھا تو فنڈ کی رقم چاہے مقدار نصاب سے یا زیادہ اس کا سال علیحدہ شمار نہ ہوگا بلکہ جو مال پہلے سے اس کے پاس تھا جب اس کا سال پورا ہوگا یعنی پہلے سے موجود نصاب کی زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ آئے گی تو فنڈ کی وصول شدہ رقم کی زکوٰۃ بھی اسی وقت واجب ہو جائے گی چاہے اس نئی رقم پر صرف ایک ہی دن گزرا ہو۔

(بہشتی زیور ص ۴۰۰)

زکوٰۃ میں مال تجارت کی قیمت فروخت کا اعتبار

زکوٰۃ کیلئے سامان تجارت کا حساب لگاتے ہوئے وہ قیمت لگائی جائے گی جس پر یہ چیزیں فروخت ہوتی ہیں اور اسی کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(بہشتی زیور ص ۴۰۱)

عشر ادا کرنے کے بعد تو اس کی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے

عشر ادا کرنے کے باوجود زمین کی پیداوار سے جو نقدی حاصل ہو جائے اس کو دیگر اموال کے ساتھ ملا کر سال گزرنے پر اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے البتہ اگر پیداوار فروخت نہیں کی بلکہ اپنے پاس رکھی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

(بہشتی زیور ص ۴۱۱)

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

۱۔اگر کوئی شخص مال حرام کو مال حلال کے ساتھ ملادے تو سب کی زکوٰۃ دینا ہوگی

۲۔اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد مر جائے تو اس کے مال کی زکوٰۃ نہیں لی جائے گی البتہ اگر وصیت کر گیا ہے تو اس کے تہائی مال سے زکوٰۃ لی جائے گی اگر اس کے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جتنا وہ اپنی خوشی سے زیادہ دے دیں تو لیا جائے گا۔

۳۔اگر ایک سال بعد اپنا قرض مقروض کو معاف فرمادے تو اس کو ایک سال کی زکوٰۃ نہیں دینا پڑے گی۔البتہ اگر وہ مقروض مالدار ہے تو اس
کو معاف کرنا مال کا خرچ کرنا سمجھا جائے گا۔اور قرض خواہ کو زکوٰۃ دینا پڑے گی۔کیونکہ مال خرچ کرنے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔

۴۔فرض اور واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت مستحب ہے جبکہ مال اپنے اہل وعیال سے زائد ہو ورنہ مکروہ ہے۔

۵۔گھر کا سامان مثلاً پتیلی بڑی دیگ وغیرہ رہنے سہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔البتہ اگر یہ تجارت کا سامان ہو پھر اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔

٦ پہننے کے جوڑے چاہے جتنے زیادہ قیمتی ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اسی طرح کرایہ پر دیئے ہوئے مکان وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

۷اگر کسی کے پاس سونا چاندی نقدی اور مال تجارت ان سب اموال کا مجموعہ یا ان میں سے بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو۔تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی ورنہ نہیں۔
البتہ اگر کسی کے پاس صرف سونا یا چاندی ہو نقدی اور مال تجارت میں سے کچھ بھی نہ ہو تو اس صورت میں چاندی اور سونے کے اپنے اپنے نصاب کا اعتبار ہوگا۔
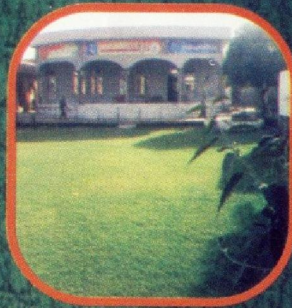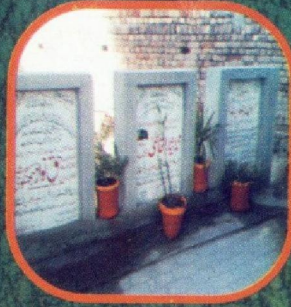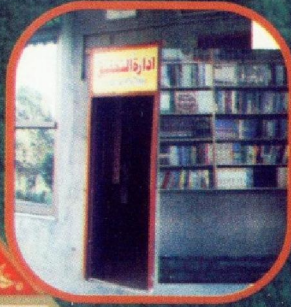
جامعہ محمودیہ
گلشن جھنگوی شہیدؒ
گوجرہ روڈ جھنگ صدر